باقیات

101

بارے میں جب منوج سنہا سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر غور کیا جائے گا۔

2024-25 کا عبوری بجٹ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں اور کشمیر کے مرکز کے زیر انتظام علاقہ کا پانچواں بجٹ تھا۔ اور پانچ سالوں کے اندر شہریوں کی فلاح و بہبود، سماج کی مجموعی بہبود، روزگار کے تاریخی اعداد و شمار، صنعت کاری کی نئی توانائی نے جموں و کشمیر کی عزت نفس کو جگانے کا کام کیا ہے۔ جو 72 سالوں سے غیر فعال تھا، اور نوجوانوں کے بہتر مستقبل کی بنیاد رکھی جس سے ایک خوشحال اور شاندار جموں و کشمیر کی عمارت تعمیر ہورہی ہے۔ جس کا مقصد کئی دہائیوں سے استحصال زدہ معاشرے اور اس کی مادی ترقی کے زخموں پر مرہم رکھنا ہے۔

ایل جی سنہا نے کہا "میں بڑی ذمہ داری کے ساتھ کہنا چاہوں گا کہ پانچوں بجٹ پانچ ترجیحات پر مبنی تھے۔ پہلا جامع، ہمہ جہت ترقی اور تمام شہریوں کی صحت تعلیم اور روزگار کی ضروریات کو بلا تفریق پورا کرنا دوسری ترجیح ملک میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی تھی۔ تمام شعبوں، تیسری ترجیح پائیدار اقتصادی ترقی کو یقینی بنانا، چوتھی ترجیح 70 فیصد زراعت پر مبنی آبادی کی سماجی و اقتصادی سلامتی کو یقینی بنانا اور پانچویں ترجیح سیاحت، دستکاری اور صنعتوں کو جموں کے ترقی کے انجن میں تبدیل کرنا تھا"۔

انہوں نے کہا پچھلے پانچ سالوں میں صنعت، زراعت اور اس سے منسلک شعبوں، سیاحت اور دستکاری کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کیا گیا ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ آج تقریباً سبھی شعبے جموں و کشمیر کی لائف لائن ہیں۔ عام آدمی کا معیار زندگی بہتر ہوا ہے، 8 لاکھ سے زائد نوجوان صنعت کار بن چکے ہیں، 6 لاکھ سے زائد خواتین مالی طور پر خود مختار ہو چکی ہیں، 31 ہزار 830 سرکاری آسامیوں پر شفاف طریقے سے تقرریاں کی گئی ہیں، جس سے ملک میں تیز رفتار ہمہ گیر ترقی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ جموں و کشمیر میں ایک طویل عرصے سے موجود سماجی و اقتصادی عدم مساوات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ آج میں ایک اور بات کہنا چاہوں گا۔

انہوں نے مزید کہا "گزشتہ پانچ سالوں میں جموں و کشمیر جس رفتار سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے اس کا شاید عام شہریوں نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ذرا سوچیے، ہم ہر کام کی رفتار سے پہلے سے 10 گنا ترقی کی راہ پر چل رہے ہیں۔ اور میں کہنا چاہوں گا کہ یہ رفتار انتظامیہ کی بے صبری کو ظاہر کرتی ہے جو وقت کا انتظار نہیں کرنا چاہتی بلکہ 72 سال پیچھے رہنے کے باوجود دوسری ریاستوں کے ساتھ رفتار برقرار رکھنا چاہتی ہے اور عوام کو خوشحال بنانا چاہتی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے عزم کے مطابق، چار ذاتوں کی ترقی کے لیے وقف یہ بجٹ کسانوں، خواتین، نوجوانوں اور کمزور طبقات کے مفادات پر مرکوز ہے۔ میں وزیر اعظم اور وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں آپ کے سامنے اس بجٹ کے چند اہم نکات اور سیکٹر وار ترقیاتی اہداف پیش کرنا چاہتا ہوں"۔ انہوں نے کہا کہ عبوری بجٹ 2024-25 میں پچھلے مالی سال کے مقابلے 228 کروڑ روپے زیادہ مختص کیے گئے ہیں یعنی 1,18,728 کروڑ روپے کا یہ ریکارڈ بجٹ بنیادی جمہوریت کو مضبوط بنانے جامع اور پائیدار زراعت کو فروغ دینے، صنعتی سرمایہ کاری، روزگار، نئے سیاحوں کی آمد پر خرچ کیا جائے گا۔ منزل خواتین کو بااختیار بنانے اور جامع ترقی کے لیے نئی توانائی اور نئی قرارداد بھی فراہم کرے گی اور یہ اس بجٹ کے فوکس ایریاز بھی ہیں کل آمدنی کے اخراجات کا تخمینہ 80,162 کروڑ روپے ہے کل سرمایہ خرچ کا تخمینہ 38,566 کروڑ روپے ہے۔

سرمائے کے اخراجات کی وسیع تقسیم حسب ذیل ہے۔ انتظامی شعبہ- 1362 کروڑ روپے سماجی شعبہ- 3779 کروڑ روپے انفراسٹرکچر سیکٹر- 13,512 کروڑ روپے اقتصادی شعبہ- 6854 کروڑ روپے۔ مالی سال 2024-25 میں جی ڈی پی کا تخمینہ 2,63,399 کروڑ روپے ہے جو کہ 7.5 فیصد نمو ظاہر کرتا ہے۔ ٹیکس/ جی ڈی پی آر تناسب 7.84 فیصد متوقع ہے جو کہ پچھلے سال کے 6.56 فیصد سے زیادہ ہے۔ اقتصادی ترقی کے اشارے بھی جموں و کشمیر کی ترقی کا ثبوت ہیں۔ 2018 میں جی ایس ٹی ڈیلر کی رجسٹریشن صرف 72,000 تھی۔ پچھلے سال یہ بڑھ کر 1,97,000 ہو گئی تھی۔ جی ایس ٹی کی وصولی (دسمبر 2023 تک) 6018 کروڑ روپے تھی جو 2022-23 کی اسی مدت کے مقابلے میں 10.6 فیصد زیادہ ہے۔ اسٹامپ اور رجسٹریشن کی آمدنی 2018-19 میں صرف 190 کروڑ روپے تھی، جب کہ مالی سال 2022-23 میں یہ 486 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ مجموعی ٹیکس وصولی میں نمو اور لچک نظر آتی ہے۔ ای گورننس کے اقدامات مالی سال 2024-25 کے لیے ای گورننس انیشیٹو کے کچھ اہداف مقرر کیے گئے ہیں۔ سب سے پہلے ای- آفس کو ہر سرکاری اور پنچایت دفتر میں لے جانا ہے۔

دوسرا، جموں اور سری نگر میں فزیکل ویری فکیشن یونٹس کا قیام تیسرا محکمہ خزانہ میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اور وائبلٹی گیپ فنڈ سیل کا احیاء، چوتھا، پی ایم گتی شکتی کا مکمل نفاذ، پانچواں، پبلک سروس ڈیلیوری سسٹم میں مصنوعی ذہانت۔ مشین لرننگ اور انٹرنیٹ آف تھنگز کے ذریعے اسے مزید موثر اور موثر بنانا، زراعت اور متعلقہ شعبہ زراعت اور اس سے منسلک شعبوں کے لیے عبوری بجٹ 2024-25 میں کیپٹل اخراجات کے تحت 2029.95 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جو کہ 2023-24 کے نظر ثانی شدہ مختص سے 500.89 کروڑ روپے زیادہ ہیں۔ کسان بھائیوں کو ان کے کھیتوں اور گوداموں تک پہنچ کر سہولیات فراہم کرنے کے لیے 2000 کسان خدمت گھر قائم کیے جائیں گے۔

محکمہ سیڈ ملٹی پلیکیشن فارمز کو مضبوط کیا جائے گا۔ ایگریکلچر اینڈ الائیڈ سیکٹر کی مسابقتی بہتری کے منصوبے کو متعلقہ ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد کے لیے IFAD سے 100 ملین ڈالر کے قرض کے ذریعے لاگو کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد زرعی کاموں کی مسابقت کو بہتر بنا کر دیہی گھرانوں کی مستقل آمدنی میں اضافے میں حصہ ڈالنا ہے۔ 1000 ہیکٹر کھیتی میں آبپاشی کی سہولت کو یقینی بنانے کے لیے 283 بورویل بنائے جائیں گے اور 520 آبپاشی پمپ سیٹ تقسیم کیے جائیں گے۔ 4500 ڈیری یونٹس اور 3000 بھیڑ پالنے کے یونٹ قائم کیے جائیں گے جن سے تقریباً 12000 افراد کو براہ راست روزگار ملے گا۔ اگلے پانچ سالوں میں دودھ کی پیداوار کو 25 لاکھ میٹرک ٹن سے بڑھا کر 45 لاکھ میٹرک ٹن کرنے کا ہدف ہے۔ دودھ جمع کرنے اور ٹھنڈا کرنے کا ہدف 2 لاکھ لیٹر یومیہ سے بڑھا کر 8.5 لاکھ لیٹر یومیہ کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ تکنیکی تعاون کے ذریعے مچھلی کی پیداوار کو 30,670 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 35,250 میٹرک ٹن کیا جائے گا۔ ہائی ڈینسٹی پلانٹیشن کو فروغ دینے اور باغات کو نئی شکل دینے کے لیے ڈیزاسٹر پلانس تیار کیے جائیں گے۔ میں میڈیا کے تمام دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اب تک 12000 ہیکٹر زرعی اراضی کو ہائی ڈینسٹی پلانٹیشن سے ڈھانپ لیا گیا ہے۔

جموں و کشمیر کی کل 23 منڈیوں کو e-NAM کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔ ہولیسٹک ایگریکلچر ڈیولپمنٹ پروگرام کے تحت 5013 کروڑ روپے کی لاگت سے 29 پروجیکٹوں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ کسان کریڈٹ کارڈ کی تعداد 14.83 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ پھلوں کی ویلیو ایڈیشن کے لیے 50 فروٹ پروسیسنگ یونٹس قائم کیے جائیں گے جس سے نوجوانوں کو براہ راست روزگار کے مواقع بھی میسر آئیں گے۔ مالی سال 2024-25 میں 83,000 میٹرک ٹن اضافی CA ذخیرہ کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

صحت اور تندرستی صحت اور طبی تعلیم کے لیے کل مختص 1427.61 کروڑ روپے ہے۔ جموں اور سری نگر کے دونوں کینسر انسٹی ٹیوٹ سال 2024-25 میں مکمل طور پر کام کر جائیں گے۔ ہم نے ڈی این بی کی نشستوں کو 400 تک بڑھانے کا ہدف رکھا ہے جس سے ماہرین کی دستیابی میں بہتری آئے گی۔ ابھا آئی ڈی (ڈیجیٹل شناختی کارڈ) جموں و کشمیر کے ہر شہری کے لیے تیار کیا جائے گا جو انہیں کبھی بھی علاج کے حل کا احساس کرے گا۔ ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے لیے 30 سال سے زیادہ عمر کے تمام شہریوں کی 100% اسکریننگ کو یقینی بنایا جائے گا۔ ڈائیلاسز خدمات کو مضبوط بنایا جائے گا۔ اس وقت یہ سہولت 16 صحت کی سہولیات میں فراہم کی جا رہی ہے اور اس میں صحت کی 10 نئی سہولیات بھی شامل کی جائیں گی۔

سنہا نے کہا "میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ 83.50 لاکھ سے زیادہ افراد کو صحت گولڈن کارڈ جاری کیے گئے ہیں۔ اس اسکیم کے آغاز کے بعد سے اب تک 10.70 لاکھ شہریوں کو علاج فراہم کیا جا چکا ہے اور انتظامیہ نے اس پر 1844 کروڑ روپے خرچ کیے ہیں۔ یعنی اگر دوسرے لفظوں میں کہوں تو عام عوام کو 1844 کروڑ روپے کے مالی بوجھ سے بچایا گیا ہے۔ 2019 میں، صرف 38 جن اوشدھی کیندر تھے۔ آج ان کی تعداد 270 ہو گئی ہے"۔

پچھلے چار سالوں میں میڈیکل ایجوکیشن میں 4500 سیٹیں شامل کی گئی ہیں جن میں ایم بی بی ایس، پی جی اور نرسنگ شامل ہیں۔ 2019 کے بعد 3000 صحت اور تندرستی کے مراکز شروع کیے گئے ہیں۔ دیہی ترقی اور پنچایتی راج میرا ماننا ہے کہ مسلسل روزگار ہی غربت کے خاتمے کا واحد پائیدار حل ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ مسلسل روزگار معاشرے کے لیے مستقل اثاثے پیدا کرے۔ 2024-25 کے عبوری بجٹ میں دیہی ترقی اور پنچایتی راج کے لیے 3730.83 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

منریگا کے تحت 400 لاکھ مزدور دن پیدا کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ حمایت سکیم کے تحت تقریباً 7000 امیدواروں کی تربیت مکمل کی جائے گی۔ دیہی روزی روٹی مشن کے تحت 12,000 نئے سیلف ہیلپ گروپس بنائے جائیں گے۔ راشٹریہ گرام سوراج کے تحت 100% انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی والے 600 نئے پنچایت گھر بنائے جائیں گے۔ پردھان منتری آواس یوجنا گرامین کے تحت 80,000 مکانات تعمیر کیے جائیں گے۔ تمام دیہات میں ٹھوس اور مائع کچرے کے انتظام کے انتظامات کیے جائیں گے۔ سال 2024-25 کے دوران مربوط واٹرشیڈ مینجمنٹ پروگرام کے تحت 1800 کام مکمل کیے جائیں گے۔ میڈیا کے ساتھیوں کو معلوم ہے کہ انتظامیہ تمام بے زمین پردھان منتری آواس یوجنا کے استفادہ کنندگان کو 5 مرلہ زمین دے رہی ہے۔

انتظامیہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے پوری طرح پرعزم ہے کہ جموں و کشمیر کے ہر اہل بے زمین شخص کو اس کا فائدہ ملے۔ میں ایک اور اہم حقیقت بتانا چاہوں گا۔ جموں و کشمیر نے امرت سروورں کی تعمیر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اب تک کل 3336 امرت سروور مکمل ہو چکے ہیں جو آبی وسائل میں اضافے کے ساتھ نئے سیاحتی مقامات کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ پاور سیکٹر عبوری بجٹ 2024-25 میں پاور سیکٹر کے لیے 1875 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جو مالی سال 2023-24 کے نظر ثانی شدہ مختص سے 552.61 کروڑ روپے زیادہ ہے۔ ہمارا مقصد گریز کی وادی تلیل تک گرڈ کنیکٹیویٹی کو بڑھانا ہے۔ دو نئے گرڈ سب اسٹیشن 220/132 KV کی سطح پر تعمیر کیے جائیں گے جو دیدم پورہ (160 MVA) اور رتسان بیرواہ (100 MVA) میں 260 MVA کی صلاحیت کا اضافہ کریں گے۔ تین نئی ٹرانسمیشن لائنیں- 132 KV سطح پر پمپور-نوبوگ-چادورا، 132 KV کی سطح پر بانڈی پورہ-گریز اور 80 MVA گرڈ سب اسٹیشن DUSU-فتح آباد کے لیے 132 KV ڈائریکٹ سرکٹ ٹیپ لائن تعمیر کی جائیں گی۔

وولٹیج کو بہتر بنانے اور فالٹ کی سطح کو کم کرنے کے لیے انتہائی اوورلوڈ 11 KV فیڈرز کو الگ کیا جائے گا۔ رواں مالی سال میں آر ڈی ایس ایس اسکیم کے نفاذ سے خوشگوار نتائج نظر آ رہے ہیں۔ ریونیو جنریشن میں بہتری آنا شروع ہو گئی ہے۔ جموں ڈویژن میں 7.6 لاکھ میٹر اور کشمیر ڈویژن میں 6.47 لاکھ میٹر لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ موسم سرما کے دوران سونمرگ کو بجلی کی فراہمی کے لیے زیر زمین کیبلز بچھانے کا کام جاری ہے۔ سیاحت اور ثقافت جموں و کشمیر میں سیاحت بڑی حد تک اقتصادی سلامتی اور ترقی کی بنیاد ہے۔

102

کو دہلی میں جمع ہونے/ مارچ کرنے کی اپیل کی ہے۔ ان کے مطالبات پورے ہونے تک دہلی سرحد پر احتجاج کرنے کا امکان ہے۔ "کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچنے اور امن و امان کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ سیکشن 144 ضابطہ فوجداری، 1973 کے تحت احتیاطی احکامات جاری کیے جائیں تاکہ علاقے میں جان و مال کو بچایا جا سکے"۔

دریں اثناء ہریانہ حکومت نے کسانوں کے دہلی مارچ سے پہلے سات اضلاع میں 13 فروری تک موبائل انٹرنیٹ، ایس ایم ایس اور دیگر ڈونگل خدمات کو معطل کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ ہریانہ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری (محکمہ داخلہ) کے جاری کردہ حکم کے مطابق انبالہ، کروکشیتر، کیتھل، جند، حصار، فتح آباد اور سرسا اضلاع میں 11 فروری کی صبح 6 بجے سے 13 فروری کی رات 11:59 بجے تک موبائل انٹرنیٹ خدمات معطل رہیں گی۔ ہریانہ پولیس مرکزی حکومت کی طرف سے اعلان کردہ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کو نافذ کرنے سمیت مختلف مطالبات کے لیے 13 فروری کو کسانوں کے 'دہلی مارچ' کے سلسلے میں محتاط ہے۔

سرسہ اور پنجاب اور راجستھان کی سرحدی ریاستوں کے کسانوں کو دہلی جانے سے روکنے کے لیے پولیس نے ان علاقوں کو دہلی جانے سے روک دیا ہے جس میں نیشنل ہائی وے 09، سرسہ-چنڈی گڑھ اسٹیٹ ہائی وے سمیت مختلف لنک سڑکوں کو اکھاڑنے کے ساتھ بڑے پتھر اور کیل گاڑ دیے گئے ہیں جس سے چنڈی گڑھ سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ سرسہ سمیت ریاست کے سات اضلاع میں انٹرنیٹ سروس معطل ہونے سے عام لوگ پریشان ہیں۔ ضلع سرسہ میں دفعہ 144 کے تحت امتناعی احکامات نافذ کر دیے گئے ہیں۔

ہریانہ سے چنڈی گڑھ اور پنجاب جانے والی ریاستی ٹرانسپورٹ اور دیگر بسوں کی نقل و حرکت ہفتہ کی دوپہر سے روک دی گئی ہے۔ سڑکیں اس حد تک بند کر دی گئی ہیں کہ ایمرجنسی کی صورت میں ایمبولینس گاڑی بھی نہیں گزر سکے گی۔ سرسہ-چنڈی گڑھ اسٹیٹ ہائی وے کو سڑک کی کھدائی کے ساتھ ساتھ ہریانہ پنجاب کی سرحد پر گاؤں مصاحب والا کے قریب بھاری پتھر رکھ کر بند کر دیا گیا ہے۔ ہریانہ پولیس اور سینٹرل سیکورٹی فورس کے جوانوں کو یہاں تعینات کیا گیا ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سبھاش چندر اور سرسہ صدر پولیس اسٹیشن انچارج سکھدیو سنگھ کی قیادت میں تعینات فوجیوں نے ٹریفک کو مکمل طور پر روک دیا۔

اس کی وجہ سے ہریانہ-پنجاب کے ساتھ سڑک کا رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔ اسی طرح سرسہ-ڈبوالی قومی شاہراہ پر گاؤں خیریکا کے نزدیک بڑے پتھر کے ساتھ کیل گاڑ کر سڑک کو بند کر دیا گیا ہے۔ کم و بیش پنجاب جانے والی سڑکیں ڈبوالی، روڑی اور کالانوالی کے قریب بند کر دی گئی ہیں۔ ضلعی پولیس نے پڑوسی ریاست راجستھان اور سرسہ ضلع میں دیگر مقامات سے دہلی، پنجاب اور چنڈی گڑھ جانے والی گاڑیوں کے داخلے پر پابندی عائد کرتے ہوئے ایک ایڈوائزری جاری کی ہے۔ سڑک بلاک ہونے کی وجہ سے راجستھان سے پنجاب اور چنڈی گڑھ جانے والی بھاری گاڑیاں سڑک کے کنارے ہوٹلوں اور ڈھابوں پر کھڑی کر دی گئی ہیں۔

ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس ممتا سنگھ کو سرسہ ضلع میں امن و امان کے لیے خصوصی طور پر تعینات کیا گیا ہے۔ محترمہ ممتا سنگھ اور سرسہ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ وکرانت بھوشن نے ہریانہ-پنجاب سرحد پر کیے گئے انتظامات کا جائزہ لیا۔ اتوار کی صبح سے انٹرنیٹ سروس اگلے تین دنوں کے لیے معطل کر دی گئی ہے۔ ضلع میں دفعہ 144 نافذ کر دی گئی ہے۔ انتظامیہ اور پولیس مختلف کسان یونینوں کے عہدیداروں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں۔

دوسری جانب بھارتیہ کسان ایکتا کے قومی صدر لکھویندر سنگھ اولکھ نے کہا ہے کہ کسانوں کو لاٹھی اور بندوق سے نہیں دبایا جا سکتا۔ کسان صرف مرکزی حکومت سے مانگے گئے مطالبات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسان قانون کے دائرے میں رہ کر ہر حال میں دہلی پہنچیں گے۔ اتوار کو ڈپٹی کمشنر پارتھا گپتا نے سنکت کسان مورچہ اور کسان مزدور مورچہ کے دہلی مارچ کی کال کے پیش نظر افسران کی میٹنگ کی۔ عہدیداروں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ضلع میں ضروری خدمات جیسے بجلی، پانی، طبی، ٹرانسپورٹ وغیرہ کسی بھی حالت میں متاثر نہ ہوں۔ اس کے علاوہ امن و امان برقرار رکھنے کے لیے عہدیداروں کو تمام اہم مقامات کی نشان دہی کرنی چاہیے اور سخت اضافی حفاظتی انتظامات کرنے چاہئیں۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ تمام افسران اپنے اپنے ہیڈکوارٹرز میں موجود ہوں گے اور تمام ایس ڈی ایمز اپنے اپنے علاقوں میں چوکیوں کا معائنہ کریں اور ضروری انتظامات کریں۔ اس کے علاوہ تمام ڈیوٹی مجسٹریٹس اپنی ڈیوٹی کے طور پر مقررہ جگہوں کا معائنہ کریں اور صورتحال پر کڑی نظر رکھیں۔

103

اس کے آس پاس کے اضلاع بلکہ پورے مدھیہ پردیش کی ترقی ہوگی۔ ریاست میں کانگریس کے دس سالہ دور حکومت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس وقت ریاست بیمار ہو چکی تھی۔ لیکن بی جے پی حکومت نے اس ریاست کو ترقی دی اور اب یہاں بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر بہت تیز رفتاری سے کام ہو رہا ہے۔

ریاست میں ریلوے کے شعبے میں دیے جانے والے بجٹ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ اب ریاست کو کانگریس کے دس سال کے دور حکومت کے مقابلے میں 24 گنا زیادہ بجٹ دیا جا رہا ہے۔ مودی کی گارنٹی ہے کہ ریاست میں مزید ترقی زیادہ تیزی سے کی جائے گی۔ اسمبلی انتخابات کے نتائج کے تناظر میں وزیر اعظم نے کہا کہ عوام نے کانگریس کو جو جواب دیا ہے وہ "پیاز کا جواب" ہے۔ کانگریس کا پورا احساب ابھی باقی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آج کہا کہ مرکزی حکومت گزشتہ دس سالوں میں قبائلیوں کی ترقی فخر اور احترام کے لیے وقف رہی ہے۔ مدھیہ پردیش ملک کے سامنے بہترین مثال ہے کہ کس طرح ڈبل انجن والی حکومت کام کرتی ہے۔ مسٹر مودی یہاں قبائلی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے تقریباً 7500 کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ جھابوا یاترا کا مقصد ریاست کے عوام کا بطور عوامی خدمت گار اسمبلی میں ترقی کے تئیں اپنے عہد کے لیے اظہار تشکر کرنا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ترقی کے تئیں ریاست کے عوام کا عزم مضبوط رہے گا۔ مرکزی حکومت عوام کے اعتماد پر پورا اترنے کے لیے پرعزم ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ جھابوا، کھرگون، علی راج پور، دھار، بڑوانی سمیت مدھیہ پردیش کے لیے کروڑوں روپے کے پروجیکٹوں کا افتتاح کیا جائے گا۔ گاؤں کی بہتری کے لیے آدرش گاؤں یوجنا کے تحت جاری رقم، بہتر رابطے کے لیے بڑے ریل پروجیکٹ، رتلام اور میگھ نگر ریلوے اسٹیشنوں کو جدید بنانے اور قبائلی سماج کی دو لاکھ بہنوں اور بیٹیوں کے کھاتوں میں 1500-1500 روپے دینے جیسے ترقیاتی کام بتاتے ہیں کہ مدھیہ پردیش میں ڈبل انجن والی حکومت ڈبل تیز رفتاری سے کام کر رہی ہے۔ ترقی کی اس میگا مہم کا سہرا عوام کو جاتا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے ٹنٹیا ماما کے نام پر کرانتی سوریہ ٹنٹیا بھیل یونیورسٹی کا اعلان کیا۔

مسٹر مودی نے مدھیہ پردیش میں 3275 کروڑ روپے سے زیادہ کے سڑکوں کے ترقیاتی پروجیکٹوں کو بھی قوم کے نام وقف کیا۔ اس میں این ایچ-47 (ہردا-تیم گاؤں) کے 30 کلومیٹر کے لیے ہردا-بیتول (پیکیج- (I کی چار لین کا بنانا، این ایچ- 752 ڈی کا اجین دیواس سیکشن؛ این ایچ- 16) 47 کلومیٹر) کے اندر- گجرات ایم پی سرحدی حصے کو چار لین اور این ایچ- 47 کے چچولی- بیتول (پیکیج- (III ہردا-بیتول سیکشن کو چار لین کرنا اور این ایچ- 552 جی کے اجین جھالاوار سیکشن شامل ہے۔ ان پروجیکٹوں سے سڑک کنکٹی وٹی میں بہتری آئے گی اور خطے میں اقتصادی ترقی میں مدد ملے گی۔ وزیر اعظم مودی نے پردھان منتری ویسٹ ڈمپ سائٹ ٹریٹمنٹ پروجیکٹ، 7 الیکٹریکل سب اسٹیشن جیسے دیگر ترقیاتی کاموں کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔

104

اسے بھی فوراً بند کیا جانا چاہیے اور اس پورے واقعے کی منصفانہ جانچ بھی ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اور انتظامیہ نے اگر ایماندارانہ طریقہ سے اس معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہوتی تو شاید اس سانحہ کو رونما ہونے سے روکا جا سکتا تھا، لیکن ایسا کرنے کی جگہ پولیس نے طاقت کے استعمال کو ترجیح دی، جس سے صورتحال مزید بگڑ گئی اور پانچ بے گناہ افراد کو اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑا۔ مولانا مدنی نے یہ بھی کہا کہ جب معاملہ عدالت میں تھا تو انتظامیہ کو مسجد اور مدرسے کو منہدم کرنے کی اتنی جلدی کیوں تھی؟ میری معلومات کے مطابق اس کیس کی سماعت 8 فروری کو ہائی کورٹ میں گیارہ بجے ہوئی تھی اور کورٹ نے 14 فروری کو اس کی دوبارہ سماعت کی تاریخ مقرر کی تھی، انتظامیہ کو جب تک انتظار کرنا چاہئے تھا لیکن اسی دن یعنی 8 فروری کو شام تقریباً پانچ بجے مسجد اور مدرسہ کو منہدم کرنے کے لئے نگر نگم اور انتظامیہ کے لوگ پہنچ گئے اور عجلت کا مظاہرہ کیا گیا اس سے یہ افسوسناک حقیقت بہر حال اجاگر ہو گئی کہ انتظامیہ کی نیت صاف نہیں تھی۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں جو معلومات فراہم کی گئی ہے کہ یہ زمین 1937 میں برطانوی دور حکومت میں ایک شخص کو لیز پر دی گئی تھی، جس پر مسلمان آباد ہوئے اور مسجد اور مدرسہ بھی تعمیر کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کارروائی پر اب یہ دلیل دی جا رہی ہے کہ مقامی لوگ تشدد پر آمادہ تھے اور اپنے گھروں کی چھتوں سے سنگ باری کر رہے تھے جس پر قابو پانے کے لئے پولیس کو فائرنگ کرنی پڑی۔ یہ بھی مشتہر کیا جا رہا ہے کہ پولیس پر منصوبہ بند طریقہ سے حملہ کیا گیا ظاہر ہے کہ اس طرح کی باتیں اب معاملہ کی لیپا پوتی کرنے اور فائرنگ کو درست ثابت کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ مقامی لوگ تو انتظامیہ کے خلاف احتجاج کر رہے تھے اور یہ کوئی جرم نہیں ہے۔ آئین نے ملک کے ہر شہری کو احتجاج کا حق دیا ہے، بنیادی سوال یہ ہے کہ یہ نوبت آئی کیوں؟

انتظامیہ کا فرض تھا کہ اس طرح کی کارروائی سے پہلے وہ مقامی لوگوں سے بات چیت کرتی انہیں اعتماد میں لیتی اور حقیقی صورتحال سے آگاہ کرتی مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا، اچانک نگر نگم کے لوگ جب بلڈوزر لیکر پہنچے تو مقامی لوگوں نے احتجاج کیا جس کو دبانے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور فائرنگ شروع کر دی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی تاریخ میں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے، ہر جگہ مسلمانوں کے خلاف پولس نظم و نسق قائم کرنے کی جگہ ایک فریق بن جاتی ہے لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو وہ ایسا نہیں کرتی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ انتظامیہ کے پاس احتجاج کو دیکھنے کے دو پیمانہ ہیں، مسلم اقلیت احتجاج کرے تو نا قابل معافی جرم، لیکن اگر اکثریت کے لوگ احتجاج کریں اور سڑکوں پر اتر کر پرتشدد کارروائیاں انجام دیں اور پوری پوری ریل گاڑیاں اور اسٹیشن پھونک ڈالیں تو انہیں منتشر کرنے کے لئے ہلکا لاٹھی چارج بھی نہیں کیا جاتا، انتظامیہ کا مظاہرہ اور احتجاج کرنے والوں کے درمیان مذہب کی بنیاد پر تفریق افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں فوج میں ٹھیکہ کے نوکری کے خلاف ہونے والا پرتشدد احتجاج اس کا منہ بولتا ثبوت ہے، احتجاجیوں نے جگہ جگہ ٹرینوں میں آگ لگائی، سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا، پولیس پر پتھر بازی کی تو وہی پولیس جو مسلمانوں کے خلاف تمام حدیں توڑ دیتی ہے خاموش تماشائی بنی رہی اس پرتشدد احتجاج کو لیکر جو لوگ گرفتار کیے گئے تھے ان کے خلاف ایسی ہلکی دفعات لگائی گئیں کہ تھانہ سے ہی ان کی ضمانت ہو گئی تھی، اس کی سیکڑوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں، ہم اس کے خلاف ایک مدت سے آواز اٹھا رہے ہیں لیکن افسوس کے ہر معاملہ کو مذہبی عینک سے دیکھا جانے لگا ہے۔

105

کمپنیوں نے 2016 اور 2022 کے درمیان 40,000 کروڑ روپے کمائے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ مودی حکومت نے کسانوں کو لوٹا ہے، جبکہ کانگریس کی قیادت والی حکومت نے 2004 سے 2014 کے درمیان دھان پر 135 فیصد، مکئی پر 155 فیصد، گیہوں پر 120 فیصد اور گنے پر 180 فیصد ایم ایس پی بڑھائی۔ اس کے برعکس، مودی حکومت نے 2014 سے 2023 کے درمیان دھان پر 50 فیصد، مکئی پر 50 فیصد، گیہوں پر 50 فیصد اور گنے پر 40 فیصد ایم ایس پی بڑھائی۔ مسٹر کھڑگے نے مودی حکومت پر امیروں کو فائدہ پہنچانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ مسٹر مودی صرف امیروں کے لیے کام کرتے ہیں۔ وہ سرمایہ کاروں کے لیے کام کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ غریب غریب اور امیر امیر بن رہا ہے۔ مودی حکومت ایک ایک کر کے سڑکیں اور ہوائی اڈے بڑے بڑے امیر لوگوں کو دے رہی ہے۔ مودی صرف یہ چاہتے ہیں کہ امیر امیر تر اور غریب غریب تر۔ اس لیے اس حکومت کو اکھاڑ پھینکنا ہوگا اور منموہن سنگھ کے دور جیسی حکومت لانی ہوگی۔ انہوں نے کہا "سنت روی داس جی نے کہا تھا کہ مجھے ایسا راج چاہیے، جہاں سب کو کھانا ملے، چھوٹے بڑے سب برابر رہیں، روی داس خوش رہیں، ہم ایسا راج چاہتے ہیں، ہم ایسا راج چاہتے ہیں جہاں آئین کی حکمرانی ہو، جمہوریت ہو"۔

انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر بھی حملہ کیا اور کہا "برطانوی دور میں آر ایس ایس اور بی جے پی کے لوگوں نے ان کی مدد کی تھی۔ انہوں نے گاندھی جی کے بھارت چھوڑو آندولن میں بھی انگریزوں کی مدد کی تھی۔ وہ روز کانگریس اور راہل گاندھی کو گالی دیتے ہیں۔ جو شخص پیار بانٹتا ہے اسے بھلا برا کہا جاتا ہے۔ وہ گالی کیوں دیتے ہیں؟" بے روزگاری اپنے عروج پر ہونے کا الزام لگاتے ہوئے کانگریس صدر نے کہا کہ مودی حکومت خالی آسامیوں کو بھی نہیں بھر رہی ہے۔ انہوں نے کہا "30 لاکھ سرکاری عہدے خالی پڑے ہیں، ان میں سے 15 لاکھ عہدے دلتوں، قبائلیوں اور دیگر پسماندہ طبقے کے لوگوں کو مل جاتے ہی اسی لیے وہ یہ بھرتیاں نہیں کر رہے ہیں۔

106

بوجھ تلے دبے ہوئے کسانوں کے قرضوں میں 60 فیصد اضافہ ہوا کیونکہ ان کی فصلوں کی مناسب قیمتیں نہیں مل پاتی ہیں جس کے نتیجے میں روزانہ تقریباً 30 کسان اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں"۔

انہوں نے کہا کہ جس کی یو ایس پی دھوکہ دہی ہے وہ صرف ایم ایس پی کے نام پر کسانوں کے ساتھ سیاست کر سکتا ہے انصاف نہیں۔ جو کسانوں کے راستے میں کیلیں ڈال رہے ہیں وہ بھروسے کے لائق نہیں ہیں۔ انہیں دہلی سے اکھاڑ پھینکیں۔ کانگریس کسانوں کو انصاف اور منافع دے گی۔ مسٹر وڈرا نے کہا کہ "کسانوں کے راستے میں کانٹے اور کیل بچھانا یہ خوشحالی کا وقت ہے یا ناانصافی کا وقت۔ اس بے حس اور کسان مخالف رویے نے 750 کسانوں کی جان لے لی تھی۔ کسانوں کے خلاف کام کرنا اور پھر انہیں آواز اٹھانے کی اجازت بھی نہ دینا اس بات کی علامت ہے کہ یہ کیسی حکومت ہے۔ کسانوں سے کیا گیا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ نہ ایم ایس پی قانون بنایا گیا اور نہ ہی کسانوں کی آمدنی دوگنی ہوئی پھر اگر کسان ملک کی حکومت میں نہیں آئیں گے تو وہ کہاں جائیں گے"۔ انہوں نے پوچھا کہ "وزیر اعظم، ملک کے کسانوں کے ساتھ ایسا سلوک کیوں؟ کسانوں سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیوں نہیں کرتے؟

107

مودی وہاں نہیں گئے۔ مجھے وہاں جانے سے بھی روک دیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ ملک کے کسانوں، غریبوں، پسماندہ طبقات، قبائلیوں، دلتوں اور خواتین کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ معاشی اور سماجی طور پر یہ ناانصافی کی جا رہی ہے۔ ناانصافی کے بیج بو کر ملک میں نفرت اور تشدد پھیلایا جا رہا ہے۔ اجلاس کے دوران انہوں نے پاس بیٹھے بچوں سے پوچھا کہ کیا وہ ناانصافی والے ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں یا انصاف والے ہندوستان میں۔ جس پر بچوں سمیت بھیڑ نے کہا کہ وہ انصاف کے ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ ساتھ بیٹھی بچی نے کہا کہ میں ہندوستان میں رہنا چاہتی ہوں کیونکہ مجھے اپنے ملک سے بہت پیار ہے۔ بچی کی بات پر مسٹر گاندھی نے کہا کہ ملک کے وزیر اعظم جو بات نہیں سمجھ پائے اس لڑکی نے دو لائنوں میں کہہ دی۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ ملک میں نفرت پھیلاتے ہیں وہ محب وطن نہیں ہیں۔ نریندر مودی پر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ وزیر اعظم مودی نے جو کچھ کیا ہے وہ ہندوستان کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا ہوگا، جن نوجوانوں نے پانچ سال محنت کر کے پسینہ بہایا انہیں فوج میں نوکری نہیں دی گئی۔ ایک لاکھ 50 ہزار نوجوان گھوم رہے ہیں۔ ان کی فوج میں بھرتی ہو گئی تھی بعد میں ان کی بھرتی منسوخ کر دی گئی اور کہا گیا کہ ہم نہیں لیں گے۔ ایسا ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے۔ تقرری ہونے کے بعد بھی انہیں نہیں لیا گیا۔

مسٹر گاندھی نے کہا کہ پہلے جب وہ فوج میں شامل ہوتے تھے تو فوج ان کی اور ان کے کنبہ کی حفاظت کرتی تھی۔ اب مودی جی اگنی ویر بنا رہے ہیں جن کی کوئی سیکورٹی نہیں ہے اور چار سال بعد چار میں سے ایک کو فوج میں لیا جائے گا اور باقیوں کو کوئی تحفظ نہیں دیا جائے گا۔ اگر اگنی ویر سرحد پر لڑتے ہوئے گولی لگنے سے شہید ہو جاتے ہیں تو اسے شہید کا درجہ نہیں دیا جائے گا۔ پہلے فوج میں ڈیفنس فیکٹریوں سے ہی رائفل گنیں خریدی جاتی تھیں۔ اب تمام ہتھیاروں کی سپلائی کا ٹھیکہ اڈانی کو دے دیا گیا ہے۔ ملک کے دفاع کے لیے درکار تمام ہتھیار اور آلات ایک ایک کر کے اڈانی جی پہنچنی کو دے دیے گئے۔ ملک میں سب کچھ ایک شخص اڈانی کو دیا جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پہلے ہم قبائلیوں کو آدیواسی کہتے تھے اور جل، جنگل کی زمین پر پہلا قبضہ ان ہی کا مانتے تھے، لیکن مودی جی کہتے ہیں کہ آپ قبائلی نہیں ہیں، آپ جنگل میں رہتے ہیں، آپ جنگل کے رہنے والے ہیں۔ جل، جنگل کی زمین پر تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے لوک سبھا میں آواز اٹھائی کہ ملک میں ذات کی مردم شماری ہونی چاہیے لیکن وزیر اعظم مودی نے انکار کر دیا اور کہا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کتنے پسماندہ ہیں، کتنے دلت ہیں، کتنے قبائلی ہیں؟ کس کے پاس کیا ہے، کس کے پاس کتنی نوکریاں ہیں، ملک میں کس کی کتنی شراکت ہے۔ مودی نہیں چاہتے کہ پسماندہ لوگوں کو معلوم ہو کہ ان کی آبادی کتنی ہے اور ان کی شراکت کتنی ہے۔

منی پور کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ وہاں آگ لگی ہوئی ہے، وہاں بھائی بھائی کا دشمن ہو گیا ہے لوگ ایک دوسرے کو گولی مار رہے ہیں، پورا منی پور جل کر راکھ ہو رہا ہے لیکن وزیر اعظم مودی نے آج تک منی پور کا دورہ نہیں کیا، منی پور کی میتئی اور کوکی برادریوں کے درمیان نفرت کی آگ پھیلا دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورتحال میں ملک کیسے متحد ہوگا۔ مجھے وہاں جانے سے بھی روک دیا گیا اور کہا گیا کہ وہاں آپ کی جان کو خطرہ ہے لیکن میں نے کہا نہیں میں وہاں جا کر وہاں کے لوگوں سے ملوں گا۔ انہوں نے کہا کہ جب ملک کا کسان مرتا ہے، کوئی تاجر مرتا ہے تو اسے میڈیا میں نہیں دکھایا جاتا۔ میڈیا میں اڈانی امبانی کے بیٹے اور بیٹی کی شادیاں دکھائی جاتی ہیں۔ میڈیا ہماری بات نہیں سنتا اس لیے ہم براہ راست آپ کے پاس آئے ہیں۔ نفرتوں کے بازار میں محبت کی دکان کھولنے آئے ہیں۔ مسٹر گاندھی کی بھارت جوڑو نیائے یاترا 08 فروری کو اوڈیشہ سے چھتیس گڑھ پہنچی تھی۔ ریاست میں یاترا میں دو دن کا آرام تھا۔ یہ دو دن کے وقفے کے بعد آج پھر سے شروع ہوئی۔ مسٹر گاندھی دوپہر میں رائے گڑھ شہر پہنچے اور شہر میں واقع مہاتما گاندھی کے مجسمے پر پھول چڑھائے اور شہر کا دورہ کیا گیا۔ کھلی جیپ میں شہر میں ان کی یاترا کے دوران راستے میں لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔ مسٹر گاندھی نے ہاتھ ہلا کر لوگوں کا استقبال قبول کیا۔ مسٹر گاندھی کو دیکھنے کے لیے لوگوں کی بڑی تعداد گھروں کی چھتوں پر نظر آئی۔

108

نے یاد دلایا۔

ایک تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے جموں و کشمیر میں قانون ساز اسمبلی کے انتخابات اور پارلیمانی انتخابات کے ایک ساتھ انعقاد کا مطالبہ کیا کیونکہ لوگوں کو پانچ سال کے وقفے کے بعد ایک منتخب حکومت ملے گی "عدالت نے حکومت کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ وہ جموں و کشمیر میں ستمبر 2024 سے پہلے انتخابات کرائے لیکن مجھے لگتا ہے کہ وہ ایک غیر مقبول حکومت کی حکمرانی کو ختم نہیں کریں گے"۔ انہوں نے یوپی اور پنجاب پر مبنی شراب اور کان کنی مافیا ٹھیکیدار کے حکام کی موجودہ شکل پر اثر و رسوخ پر تنقید کرتے ہوئے شبہ ظاہر کیا۔ دریں اثناء انہوں نے کہا کہ "جموں و کشمیر کو منتخب حکومت کے بغیر پانچ سال گزر گئے۔ 2018 تک آخری منتخب حکومت بی جے پی نے پی ڈی پی کے ساتھ اتحاد میں قائم کی تھی"۔ بی جے پی جس نے نیشنل کانفرنس اور پی ڈی پی کے خلاف 2014 کے اسمبلی انتخابات میں حصہ لیا تھا اور پھر پی ڈی پی کے ساتھ مل کر حکومت بنائی تھی، انہوں نے لوگوں سے یہ پوچھتے ہوئے کہا کہ کیا انہوں نے بشناہ یا جموں کے کسی دوسرے حصے میں کسی قسم کی ترقی / روزگار دیکھا ہے۔ تاہم انہوں نے کان کنی اور شراب میں غیر مقامی مافیا کے ملوث ہونے کے بارے میں سوال اٹھایا جس نے روزگار، تجارت چھین لی اور تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں اضافہ کیا۔ "اتر پردیش اور پنجاب کے ٹھیکیداروں نے وسائل اور مقامی مزدوروں کا استحصال کیا ہے جبکہ جموں کے کونے کونے میں شراب کی بہت سی دکانیں کھول دی گئی ہیں۔ اگر یہ نیا جموں و کشمیر ہے تو ہم ایسی صورتحال نہیں چاہتے، جہاں جموں و کشمیر کے حقوق سے انکار کیا جائے"۔ جموں و کشمیر میں اس دن کے بعد ماحول بدل گیا ہے جب سابق ریاست کے لوگوں سے خصوصی حیثیت چھین لی گئی تھی۔ پاکستان کے ساتھ سرحد پر رہنے والے لوگوں کی حالت زار سے ملک بھر میں عوام لاعلم تھے۔ تاہم، جموں اور کشمیر میں سرحد پر رہنے والی شہری آبادی کی جانب سے دی گئی عظیم قربانیوں کو کوئی یاد نہیں کرتا۔ جموں و کشمیر کے لوگوں کو کسی قسم کا فائدہ نہیں ملا لیکن فائدہ عوام کی جگہ دو خاندانوں نے چھین لیا۔ وقت آ گیا ہے۔ جب لوگوں کو جموں و کشمیر میں ان کے آئینی حقوق دیئے جائیں گے۔" انہوں نے کہا۔

انہوں نے مزید کہا کہ "جموں و کشمیر کے لوگ جمہوری طریقے سے اپنی ملازمتوں کے لیے لڑیں گے۔ ہم ایک امن پسند محب وطن قوم ہیں جو کبھی کسی قسم کے پرتشدد ذرائع کا استعمال نہیں کرتے۔ تاہم انہوں نے جموں و کشمیر کے ایک قبیلے کو ریزرویشن دینے پر وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کو مبارکباد دی۔ انہوں نے ان لوگوں کی بھی حمایت کی جن کو ریزرویشن کے حوالے سے کچھ تحفظات ہیں۔ "جن لوگوں کو ریزرویشن پر اعتراض ہے وہ اپنے مسائل کے بارے میں فکرمند نہ ہوں کیونکہ وہاں اپنی پارٹی ہے، اور ہم ان کی بھی بھرپور حمایت کریں گے۔ ہم کسی کے ساتھ کبھی بھی امتیازی سلوک کی اجازت نہیں دیں گے"۔ انہوں نے جموں خطہ میں ڈوگرہ اسپیکنگ بیلٹ کے مسائل کے بارے میں حکومت سے جواب طلب کرتے ہوئے مزید کہا۔

انہوں نے کہا کہ اگر کسی قبیلے کو ان کے دیرینہ مطالبات کو پورا کرنے کے لیے ریزرویشن دی جا سکتی ہے تو پھر جموں کے ڈوگروں، کشمیریوں اور دیگر برادریوں کے تحفظات اور مطالبات کو اسمبلی انتخابات کے انعقاد اور جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کر کے کیوں دور نہیں کیا جا سکتا۔ بے روزگار نوجوانوں کے خدشات کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے جموں و کشمیر کے نوجوانوں کے حق میں مرکزی سرکاری ملازمتوں/ یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے خواہشمندوں کے لیے عمر کی بالائی حد میں پانچ سال کی توسیع کا مطالبہ کیا۔

جموں و کشمیر کے حالات ابھی اس سطح تک بہتر نہیں ہوئے ہیں کہ نوجوان ملک کی دیگر ریاستوں کا مقابلہ کر سکیں۔ جموں خطے کے ساتھ ساتھ کشمیر کی سرحدوں کو اب بھی دشمنوں کی گولہ باری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس وجہ سے طلباء کی پڑھائی/ امتحانات اکثر متاثر ہو جاتے ہیں"۔ انہوں نے حکومت ہند کو یاد دلاتے ہوئے کہا کہ وہ جموں و کشمیر سے مرکزی ملازمت کے خواہشمندوں کے لیے عمر کی حد میں توسیع کے مطالبے پر غور کریں۔ انہوں نے ایک بار پھر اس تشویش کو اجاگر کیا کہ دونوں خطوں میں بجلی کی غیر مقررہ کٹوتی نے طلباء کے لیے مزید مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ جموں و کشمیر میں بجلی کے بحران پر قابو پانے کے لیے انہوں نے کہا کہ بجلی کے منصوبوں کو اپنے قیام کے 35 سال بعد سابقہ ریاست میں واپس کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ "وہ ہمارے وسائل کا استعمال کرتے ہیں اور بجلی پیدا کرتے ہیں جو جموں و کشمیر سے باہر فراہم کی جاتی ہے جبکہ سابقہ ریاست کو بجلی کے بغیر نقصان اٹھانا پڑتا ہے"۔ انہوں نے کہا۔

قبل ازیں، انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر ایک سرحدی ریاست ہے، اور ان کے لیے قومی مفاد میں حکومت ہند کے ساتھ مل کر کام کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بشناہ کے لوگوں کی ستائش کی جو ہر اسمبلی انتخابات میں لہر کے خلاف جا کر اپنے نمائندوں کو دانشمندی سے منتخب کرتے ہیں۔ انہوں نے ان سے کہا کہ وہ بشناہ حلقہ سے پارٹی لیڈر اشونی کمار کی حمایت کریں۔ اس دوران پارٹی کے جنرل سکریٹری سید اصغر علی نے بھی اس موقع پر خطاب کیا اور پارٹی کے سب سے کم عمر لیڈروں میں سے ایک ہونے کے ناطے ورکرز میٹنگ کے انعقاد پر اشونی کمار کی ستائش کی۔ انہوں نے پارٹی لیڈر کے لیے بشناہ سے حمایت مانگی۔

پارٹی کے صوبائی صدر، ایس منجیت سنگھ نے یاد کیا کہ کس طرح پارٹی نے دونوں خطوں کے لوگوں کے لیے جدوجہد کی جب دوسری سیاسی جماعتیں اپنے مفادات کے تحفظ کی کوشش کر رہی تھیں۔ انہوں نے پارٹی کی فلاحی اسکیموں پر بھی روشنی ڈالی جو جموں و کشمیر میں اپنی پارٹی کی اگلی حکومت بننے پر شروع کی جائیں گی۔ پارٹی کے صوبائی نائب صدر ایڈوکیٹ نرمل کوتوال نے بھی پارٹی کارکنوں سے خطاب کیا اور اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ کس طرح سول سکریٹریٹ میں بابوؤں کی طرف سے عوام کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور حکومت جموں و کشمیر میں لوگوں کے لیے ناقابل رسائی ہو گئی ہے۔

آخر میں میٹنگ کے آرگنائزر اشونی کمار نے پرائیویٹ اسکولوں کے مقابلے میں سرکاری اسکولوں میں تعلیم کے خراب معیار، عملے کی کمی اور بنیادی ڈھانچے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ "نجی اسکولوں نے لوگوں کی جیبوں پر زیادہ بوجھ ڈال دیا ہے، اور سرکاری اسکولوں کو طلباء کے لیے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے"۔ انہوں نے بشناہ میں گرتے ہوئے تعلیمی معیار کی طرف آنکھیں بند کرنے کے لیے حکام کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا۔

اس موقع پر صوبائی نائب صدر محمد شفیع شیخ صوبائی سکریٹری/ انچارج ممبر رکنیت مہم ڈاکٹر روہت گپتا، ریاستی صدر ایس ٹی ونگ سلیم عالم، ایس سی ریاستی صدر، بودھ راج بھگت، اپنی ٹریڈ یونین کے صدر، اعجاز کاظمی، ضلع صدر (دیہی-بی) ہربریت سنگھ، نائب صدر یوتھ دیویش متو، ترجمان/ میڈیا کوآرڈینیٹر رفیق احمد خان، صوبائی صدر خواتین ونگ، پونیت کور، عادل وانی، صوبائی صدر یوتھ ونگ، جموں، رونیل بالی، نیلم گپتا، دلبیر سنگھ، وشال نارینہ، بابو رام بھگت، پشپ راج، پیہان لال چودھری، منگت رام، ارشان چودھری اور دیگر موجود تھے۔

109

نے مودی حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں جیسے آیوشمان کارڈ کا ذکر کیا جس نے غریب لوگوں کی صحت کا خیال رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں و کشمیر کے 60 لاکھ لوگوں میں مفت راشن تقسیم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ہاؤسنگ اسکیمیں کبھی بھی حقیقی ضرورت مندوں تک نہیں پہنچتی تھیں، لیکن اب مودی حکومت نے ہر علاقے میں غریبوں کے مکانات کی نشاندہی کر کے امداد دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکالرشپ اسکیم پنشن، اجالا، اجولا اسکیموں سے لاکھوں لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ بعد ازاں رویندر رینا نے کوکام میں ایک عوامی دربار بھی منعقد کیا جس میں انہوں نے بڑی تعداد میں لوگوں اور وفود کے مسائل سنے۔

110

پویلین میں عمیق تجربات اور استفساری سیشنوں کا انعقاد کیا گیا جس میں مقبول اور آف دی بیٹ دونوں مقامات کی نمائش اور دیرپا سفری طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ محکمہ سیاحت کے اہم نمائندوں بشمول ڈائریکٹر ٹورازم جموں وویکانند رائے اور ڈائریکٹر ٹورازم کشمیر راجہ یعقوب فاروق نے مندوبین اور میڈیا کے ساتھ بات چیت کی جس میں حالیہ برسوں میں جموں و کشمیر کی سیاحت میں نمایاں ترقی کو اجاگر کیا گیا۔ حکومت دیرپا سیاحت پر زور دیتے ہوئے مقبول سیاحتی مقامات پر دباؤ کو کم کرنے کے لئے فعال طور پر 75 نئے آف بیٹ مقامات تیار کر رہی ہے اور اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ معاشی فوائد دور دراز علاقوں تک پہنچ سکیں۔ نجی سرمایہ کاری کی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لئے حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے، جس میں ماحولیاتی طور پر متوازن رہائش کے اختیارات جیسے ہوم سٹے پر توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔ محکمہ سیاحت کا مقصد سیاحتی پیشکشوں کو مزید متنوع بنانا، مہم جوئی، زیارت، ثقافتی، اور مخصوص سرگرمیوں جیسے پرندوں کو دیکھنے اور ورثے کے دوروں کو فروغ دینا ہے۔ سیاحوں کے تجربات کو بہتر بنانے پر ایک مضبوط توجہ کے ساتھ یہ شعبہ مسلسل ترقی کے لئے تیار ہے۔ او ٹی ایم ممبئی نے ملک کے سب سے بڑے بین الاقوامی سفر اور سیاحتی پروگرام 60 ممالک اور 30 ہندوستانی ریاستوں اور یونین ٹیریٹریز کے 1,600 سے زیادہ نمائش کنندگان کی میزبانی کی جو عالمی سیاحت کے فروغ اور تعاون کے لئے ایک پلیٹ فارم کے طور پر اس کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 60,000 تجارتی سیاحوں نے او ٹی ایم ممبئی 2024 کا دورہ کیا۔

111

بھائی زخمی ہو گیا۔ دریں اثناء اس طرح کے افسوسناک واقعے کو لیکر عوامی حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔

112

میوزیکل فاؤنٹین کا کام مقررہ وقت میں مکمل کرنے اور قلعہ کی تزئین و آرائش کی ہدایات دیں۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ میوزیکل فاؤنٹین قلعہ کی خوبصورتی میں اضافہ کرے گا اور سیاحوں اور لوگوں کو اس علاقے کی ثقافت اور ورثے کو جاننے اور تفریحی وقت گزارنے کا موقع بھی ملے گا۔ بعد میں مشیر راجیو رائے بھٹناگر نے علاقے کے گلڈنڈا سیاحتی مقام کا جائزہ لیا اور انہوں نے وہاں آنے والوں کے لئے دستیاب سہولیات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے افسران پر زور دیا کہ وہ اس خوبصورت جگہ پر صفائی ستھرائی اور دیگر سہولیات کو بھی یقینی بنائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ سیاح اس جگہ کی طرف راغب ہوں۔ انہوں نے افسران پر زور دیا کہ وہ ان مقامات کی طرف جانے والے تمام راستوں کو کھلا رکھیں تاکہ لوگوں اور سیاحوں کو سہولت فراہم کی جا سکے۔ مشیر راجیو رائے بھٹناگر نے دورے کے دوران جموتے اور گپت گنگا مندر میں حاضری دی۔